اصل قربانی نفس کی قربانی ہے

انبیاءؑ کرام تمام آزمائشوں میں کامیاب ہوئے۔ حضرت ابراهیمؑ کو جب الله نے اپنی عزیز ترین چیز قربان کرنے کا حکم دیا تو یہ ایک جانگسل آزمائش تھی، لیکن الله کے خلیل اس آزمائش میں سچے ثابت ہوئے، چنانچه اپنے رب کے منشا پر مکمل طور پر اترنے کے نتیجے میں الله نے جو جزا دی ہے اس پر خوشیاں منانے کا نا م ہے عید الاضحی۔ جانوروں کی قربانی کرنا، حاجیوں کا صفا و مروہ کے درمیان چلنا، شیطانوں کو کنکریاں مارنا یه سب اسی عظیم واقعے کی علامت کے طور پر ہیں جن کو سیدنا ابراهیمؑ نے اپنے رب کی خوشنودی کیلئے انجام دیا تھا۔

عبدالعزیز

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ ان کی زندگی میں بے شمار ایمان افروز واقعات ہوئے، لیکن خانہ کعبہ کی تعمیر اور قربانی خاص طور پر آپ کی زندگی کے دو اہم واقعات ہیں۔ دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام آئے۔ انہیں آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ حضرت ایوبؑ نے زندگی کا ایک حصہ علالت میں گزارا، حضرت یونسؑ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے، حضرت یعقوبؑ کی بینائی چلی گئی، حضرت یوسفؑ کو مصر کے بازار میں بیچا گیا، حضرت موسیٰؑ کو اپنی قوم سے بے شمار اذیتیں ملیں اور جادوگروں نے آپ کی نبوت کو چیلنج کیا، حضرت نوحؑ کی قوم کی نافرمانیوں کی وجہ سے طوفان آیا، آقائے مدنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ غرض نبیوں کو بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے بیٹے کی قربانی دینے کی آزمائش سے گزرنا پڑا۔ ذرا تصور کیجئے، کیا دنیا کا کوئی باپ اپنے جگر کے ٹکڑے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر چھری چلا سکتا ہے، لیکن اللہ کے نبی کو اس آزمائش سے بھی گزرنا پڑا ہے۔

انبیاءؑ کرام تمام آزمائشوں میں کامیاب ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب اللہ نے اپنی عزیز ترین چیز قربان کرنے کا حکم دیا تو یہ ایک جانگسل آزمائش تھی، لیکن اللہ کے خلیل اس آزمائش میں سچے ثابت ہوئے، چنانچہ اپنے رب کی منشا پر مکمل طور پر اترنے کے نتیجے میں اللہ نے جو جزا دی ہے اس پر خوشیاں منانے کا نام ہے عید الاضحیٰ۔ جانوروں کی قربانی کرنا، حاجیوں کا صفا و مروہ کے درمیان چلنا، شیطانوں کو کنکریاں مارنا یہ سب اسی عظیم واقعے کی علامت کے طور پر ہیں جن کو سیدنا ابراہیمؑ نے اپنے رب کی خوشنودی کیلئے انجام دیا تھا۔ تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کی گردن پر محض اپنے رب کی خوشنودی کیلئے چھری چلائی ہو، لیکن حضرت ابراہیمؑ نے ایسا کر کے ایک مثال قائم کی ہے۔ بظاہر یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کی یاد ہر 10 ذی الحجہ کو قربانی دے کر تازہ کی جاتی ہے، سچ تو یہ ہے کہ ان کا یہ عمل صرف دس ذی الحجہ کو ہی نہیں بلکہ سال کے ہر دن اور ہر پل یاد کرنے کیلئے ہے۔ ان کا یہ عمل یہ احساس دلانے کیلئے ہے کہ دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں ملی ہیں وہ تمام خالق کی دی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ ہمارے جذبات و احساسات اور مال و دولت سب اسی کے ہیں۔ اگر اس کی منشا ہو تو اس کی راہ میں ان سب کو بے دریغ قربان کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم صرف دس ذی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کر کے، دوست و احباب کی دعوتیں کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کا حق ادا ہو گیا تو یقیناً ہم نے قربانی کے اس عظیم دن کے تقاضے کو نہیں سمجھا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے موقع پر قربانی کے ایک دن پہلے یعنی 9 ذی الحجہ کو یوم عرفہ کے دن اپنے تاریخی خطبہ کیلئے قربانی سے ایک دن پہلے جو آخری خطبہ دیا ہے، اس خطبے کا لب لباب بھی تقریباً یہی ہے کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہی خالق کو راضی کرنا ہے۔ آپ کا یہ خطبہ رہتی دنیا تک کیلئے ایک عظیم پیغام ہے۔ اس خطبے میں آپ نے بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر شعبے پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ ایک مومن کی زندگی کس طرح گزرنی چاہئے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے یوم عرفہ کے دن جو پیغام انسانیت کے نام دیا ہے۔ اس پیغام کو ہم اپنی زندگی میں کس حد تک نافذ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے اس موقع پر جو کچھ بھی فرمایا تھا اس کا مختصر مفہوم کچھ اس طرح ہے: ”لوگو! میری باتیں سن لو، مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں تم سے اس قیام گاہ میں اس سال کے بعد پھر کبھی ملاقات کرسکوں۔ ہاں، جاہلیت کے تمام دستور آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں، عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ خدا سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد میں سے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ دیکھو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا۔ اگر کسی کے پاس امانت ہو تو اسے اس کے مالک کو ادا کرے اور اگر سود ہو تو وہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سود ختم کر دیا گیا۔ لوگو! تمہاری اس سرزمین میں شیطان اپنے پوجے جانے سے مایوس ہو گیا ہے، لیکن دیگر چھوٹے گناہوں میں اپنی اطاعت کیے جانے پر خوش ہے اس لئے اپنا دین اس سے محفوظ رکھو۔ لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو آنے نہ دیں، لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ۔ اگر کٹی ہوئی ناک کا کوئی حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرو۔ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو“۔

“
Neither their flesh reaches Allah nor their blood, but it is your piety that reaches Him”
The Holy Quran 22:37

اگر چہ یہاں پر خطبے کے کچھ حصوں کو لکھا گیا ہے، مگر غور کریں تو اللہ کے رسول کا یہ خطبہ تمام دینی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ یہ خطبہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان سچے تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ خطبہ اسلام کے معاشرتی نظام کی بنیادیں مہیا کرتا ہے۔ معاشرتی مساوات، نسلی تفاخر کا خاتمہ، عورتوں کے حقوق، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت کا احترام کا درس دے رہا ہے۔ دنیا بھر کو اس خطبہ کے ذریعہ بتایا گیا کہ اسلامی معاشرہ کن اصولوں پر تعمیر ہوگا اور یہ نظام انسانیت کیلئے رحمت ثابت ہوگا۔ یہ ہمارے محبوب نبی کا آخری پیغام ہے اس کی نوعیت پیغمبر اسلام کی وصیت کی سی ہے۔

آج کا دن یہ احتساب کرنے کا ہے کہ ہم اپنے جذبات و احساسات کو کس حد تک رب کی منشا پر قربان کر رہے ہیں۔ آج کے اس دن کو صرف سیر و تفریح اور دوست و احباب سے ملنے جلنے کا دن بنائے بیٹھے ہیں یا شکرانے کے طور پر اس دن کے ہر پل کو رضائے رب میں گزار رہے ہیں۔ حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ انسانی زندگی کا بہترین عشرہ ہے۔ اس عشرے میں وہ نیکیوں کا انبار لگا سکتا ہے، لیکن کیا ہم نے کبھی احتساب کیا کہ ہمارا عمل رب چاہی ہے یا مَن چاہی، ہم لہو و لعب میں سارا وقت گزار دیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ قربانی کا حق ادا ہو گیا۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ ”ان دس دنوں سے بڑھ کر اور کوئی دن نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہوں، پس ان دنوں میں تکبیر و تحمید اور تہلیل کثرت سے کرو“۔

اللہ کے رسولؐ نے اپنے خطبے میں کہا کہ مومن کا مومن پر حق ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس حق کو ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے پڑوسی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عید الاضحیٰ سے ہمیں جو پیغام دیا جا رہا ہے اس کو ہم نے یکسر بھلا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم من چاہی زندگی کو رب چاہی زندگی پر ترجیح دے رہے ہیں۔ ہمارا یہ حال ہے کہ قربانی کا گوشت اپنے فریجر میں جمع کر کے ہفتوں کھاتے ہیں اور ہمارا غریب پڑوسی کھانے کیلئے ترستا ہے۔ ہمارا اپنے پڑوس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے کہ جانور قربانی کرنے کے بعد اس کی الائشیں سڑکوں کے کنارے، گلیوں میں یونہی چھوڑ دیتے ہیں، گھر کے اندر جانور کا جو خون بہا ہے اس کو صاف کر کے باہر کی طرف بہا دیتے ہیں اور اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ہمارا پڑوسی اس عمل سے دشواریوں میں پڑ سکتا ہے، جبکہ اسلام میں نہ صرف پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ صفائی ستھرائی کو ایمان کا حصہ کہا گیا ہے مگر ہم قربانی کے بعد ان سچائیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اس عمل کی وجہ سے گندگیاں پھیلیں گی تو بیماریاں پیدا ہوں گی جن سے قوم کے بچے خاص طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایک طبی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قربانی کے جانوروں کے فضلات کو فوراً تلف نہ کیے جانے سے کانگو وائرس پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ وائرس مریض کے جسم میں پلیٹ لیٹس کو تیزی سے کم کر دیتا ہے، جس سے مریض کی موت ہو سکتی ہے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے کسی کے لیے کتنا بڑا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ عید الاضحیٰ کا جتنا تعلق انسان کی ذات سے ہے اتنا ہی کمیونٹی اور انسانیت کی یکجہتی سے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ”اے بنی نوع انسان، بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم ایک دوسرے سے پہچانے جاؤ۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے“۔

حجۃ الوداع کے خطبے میں تفاخر سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے، لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ جب فربہ اور بڑا جانور خریدتے ہیں تو اس جانور کو اس نیت کے ساتھ محلے اور گلیوں میں گھماتے ہیں کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ غرض ہم اپنی زندگی پر نظر ڈالیں تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر امت کے نام جو خطبہ دیا ہے، ہم اس کو اپنی زندگی سے نکالتے جا رہے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا دن ہمیں اس خطبے کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

azizabdul03@gmail.com

مسلمان قربانی کیوں کرتے ہیں؟

قرآن وحدیث کی تعلیمات کا تقاضا ہے که قربانی کے دنوں میں بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصه لیا جائے کیونکه تمام مکاتب فکر کے فقہاء وعلماء کرام قرآن وسنت کی روشنی میں قربانی کے اسلامی شعار ہونے اور ہر سال قربانی کا خاص اہتمام کرنے پر متفق ہیں اور قربانی کے ایام میں کوئی نیک عمل الله تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیده نہیں ہے جیسا که پوری کائنات میں سب سے افضل حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

بعض حضرات کی طرف سے قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روح کے برخلاف کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے تاریخی واقعہ کی یاد میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کی جانے والی قربانی کے بجائے غرباء و مساکین کو نقد رقم دے دی جائے۔ اس طرح کی باتیں عموماً اُن حضرات کی طرف سے سامنے آتی ہیں جو قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے مقابلہ میں دنیاوی وقتی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس موقع پر چند باتیں عرض ہیں:

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے واقعہ کے بعد سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جانوروں کی قربانی کرنا خاص عبادت میں شمار ہو گیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی امت کے لئے بھی ہر سال قربانی نہ صرف مشروع کی گئی، بلکہ اس کو اسلامی شعار بنایا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ کے طریقہ پر جانوروں کی قربانی کا یہ سلسلہ کل قیامت تک جاری رہے گا ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قربانی کرنے کا حکم دیا ہے اور حکم عمومی طور پر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر ۲) نماز پڑھئے اپنے رب کے لئے اور قربانی کیجئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کرنے کا حکم (امر) دیا ہے، عربی زبان میں امر کا صیغہ عموماً وجوب کے لئے ہوا کرتا ہے۔ وَانْحَرْ کے متعدد مفہوم مراد لئے گئے ہیں مگر سب سے زیادہ راجح قول قربانی کرنے کا ہی ہے۔ اردو زبان میں تحریر کردہ تراجم وتفاسیر میں قربانی کی ہی معنی تحریر کئے گئے ہیں۔ جس طرح فَصَلِّ لِرَبِّکَ سے نماز عید کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح وَانْحَرْ سے قربانی کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (اعلاء السنن) نیز نبی اکرم ﷺ سے حالات تنگ ہونے کے باوجود قربانی کے حکم کے بعد سے کسی ایک سال بھی قربانی نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ قربانی کی استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ عیدگاہ کے قریب بھی نہ جائیں۔ اس نوعیت کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ صاحب استطاعت ہیں تو ہر صاحب استطاعت کو قربانی کرنی چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو پھر بھی قربانی نہ کرے تو (ایسا شخص) ہماری عیدگاہ میں حاضر نہ ہو۔ (مسند احمد وابن ماجہ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کر لی تو اسے اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی ہوگی۔ قربانی نماز عید الاضحیٰ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کرنی چاہئے۔ (بخاری ومسلم) نبی اکرم ﷺ نے عرفات کے میدان میں کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! ہر سال ہر گھر والے پر قربانی کرنی ضروری ہے۔ (مسند احمد، ابوداود، ترمذی)

قرآن وحدیث کی تعلیمات کا تقاضا ہے کہ قربانی کے دنوں میں بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصہ لیا جائے کیونکہ تمام مکاتب فکر کے فقہاء وعلماء کرام قرآن وسنت کی روشنی میں قربانی کے اسلامی شعار ہونے اور ہر سال قربانی کا خاص اہتمام کرنے پر متفق ہیں اور قربانی کے ایام میں کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے جیسا کہ پوری کائنات میں سب سے افضل حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں اجر وثواب کا سبب بنیں گی) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا، یارسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ (یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت (اور طریقہ) ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ ہمیں قربانی سے کیا فائدہ ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اونٹ کے بدلے میں کیا ملے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کے ہر بال کے بدلے میں (بھی) نیکی ملے گی۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کام میں مال خرچ کیا جائے تو وہ عید الاضحیٰ کے دن قربانی میں خرچ کئے جانے والے مال سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ (سنن دار قطنی باب الذبائح، سنن کبریٰ للبیہقی ج۹ ص ۲۶۱)

نیز حضور اکرم ﷺ بذات خود نماز عید الاضحیٰ سے فراغت کے بعد قربانی فرماتے تھے، نبی اکرم ﷺ کی قربانی کرنے کا ذکر حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب میں ہے۔ آپ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے گھر والوں اور امت مسلمہ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔ باوجودیکہ آپ کے گھر میں کبھی کبھی پکانے کی اشیاء موجود نہ ہونے کی وجہ سے دو دو مہینے تک چولھا نہیں جلتا تھا۔ آپ ﷺ نے کبھی ایک دن میں دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر دو پتھر بھی باندھے۔ حضور اکرم ﷺ پوری زندگی میں ایک بار بھی صاحب استطاعت نہیں بنے یعنی پوری زندگی میں آپ ﷺ پر ایک مرتبہ بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی، لیکن اس کے باوجود حضور اکرم ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے، نیز آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر انہی قربانی کے ایام میں ایک دو نہیں، دس بیس نہیں سو اونٹوں کی قربانی کی۔ غرضیکہ قربانی کے دنوں میں خون بہانا یعنی جانوروں کو ذبح کرنا ایک اہم عبادت ہے۔

جانوروں کی قربانی سے اللہ کا تقرب حاصل ہونا صرف مذہب اسلام میں نہیں بلکہ دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی ہے اور حضور اکرم ﷺ سے قبل دیگر انبیائے کرام کی تعلیمات میں بھی قربانی کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عظیم واقعہ مشہور ہے۔ جب قربانی سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے تو عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی میں حصہ نہ لینے کی دوسروں کو ترغیب دینا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں عمومی طور پر صحابۂ کرام کے معاشی حالات بہتر نہیں تھے، کتابوں میں درج سینکڑوں واقعات اس کے شاہد ہیں۔ نیز صحابۂ کرام کو اپنے مال کا اچھا خاصہ حصہ جہاد وغیرہ میں بھی لگانا ہوتا تھا، اس کے باوجود حضور اکرم ﷺ صحابۂ کرام کو قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تعلیم دیتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ اپنی امت پر شفقت کا معاملہ کیا کرتے تھے۔

آخری بات عرض ہے کہ شریعت اسلامیہ میں غریبوں کی مدد کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے یتیموں، بیواؤں، محتاجوں اور مسکینوں کا سب سے زیادہ خیال رکھا ہے۔ اسی لئے ہمیں یقیناً غریبوں کی مدد کرنے میں سبقت کرنی چاہئے، جیسا کہ مسلم بھائیوں نے رمضان کے مبارک مہینہ میں محتاجوں اور مزدوروں کی مدد کر کے مثال قائم کی۔ شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے مطابق جہاں مالدار لوگ اپنے مال کی مکمل زکوٰۃ ادا کریں وہیں ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق کمزور لوگوں کی مدد کرے، مگر قرآن وحدیث سے ثابت شدہ واضح حکم میں اپنی خواہش کی اتباع کے بجائے شریعت اسلامیہ کے حکم کو بجالانا ہی ضروری ہے۔ یقیناً غریبوں کی مدد کی جائے لیکن واجب قربانی چھوڑ کر قربانی پر خرچ ہونے والی رقم غریبوں میں تقسیم کرنا کسی شخص کی خواہش تو ہو سکتی ہے مگر یہ بات قرآن وحدیث کی روح کے خلاف ہے۔ قربانی کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرنے یا پکا کر کھلانے میں حکم الٰہی پر عمل کے ساتھ غریبوں کی مدد نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر کوئی شخص واجب قربانی ادا کرنے کے بعد موجودہ حالات میں نفلی قربانی زیادہ نہ کر کے غریبوں کی مدد کرے تو اس کی گنجائش ہو سکتی ہے لیکن واجب قربانی چھوڑ کر غریبوں کی مدد کرنا ہرگز دین نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کے زمانہ میں موجودہ دور کے مقابلہ میں زیادہ تعداد میں لوگ غریب تھے اور وہ آج کے غریبوں سے زیادہ محتاج اور ضرورت مند تھے مگر ایک مرتبہ بھی حضور اکرم ﷺ یا کسی صحابی سے ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے عید الاضحیٰ کے دنوں میں قربانی کے بجائے غریبوں کی مدد کی بات کہی ہو۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اللہ کے حکم اور نبی کی اتباع میں قربانی کے دنوں میں قربانی کریں اور تین دن کے علاوہ پورے سال شادی وغیرہ کے اخراجات اور اپنے ذاتی مصارف میں کمی کر کے یتیموں، بیواؤں، محتاجوں اور مسکینوں کی خوب مدد کریں۔

www.najeebqasmi.com

’ایکس‘ کی دنیا

@تشنہ لب

واقف تھے، تیری چشم تغافل پسند سے
وہ رنگ جو بہار کے سانچے میں ڈھل گئے
جب بھی وہ مسکرا کے ملے، ہم سے اے عدم
دونوں جہاں، فرطِ رقابت سے جل گئے

@Mehar Muhammad

زخم پر اوڑھ کے مرہم کا لبادہ رکھا
ہم نے فریاد کے عنوان کو سادہ رکھا
شدت عشق کو کیا روئیں کہ ہم نے دل میں
درد دنیا بھی ضرورت سے زیادہ رکھا
دائرہ ایک تیرے گرد بنانے کے سیوا
دل کی پرکار نے ہر زاویہ آدھا رکھا

@Al Arabiya English

مغربی کنارے میں تشدد کی وارداتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں نوآباد یہودیوں اور فوجی دستوں میں فرق مٹ گیا ہے۔ نوآباد کار موجودہ حکومت کے جانبدارانہ رویہ سے شہہ پا رہے ہیں۔

@Qatar Charity Global

قطر چیریٹی نے غزہ میں تقسیم کے لیے ایک جہاز روانہ کیا ہے، یہ غزہ اور جبلہ کے لیے ہے، ہر سامان اردن کے ذریعہ یو این آر ڈبلیو اے کے تعاون کے ساتھ تقسیم ہو رہا ہے۔ اس میں دس ہزار کھانے کے پیکٹ بھی شامل ہیں۔ ان میں سے نصف سے زیادہ کھانے کے پیکٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

@Al Arhbiya English

امریکی سکریٹری انٹونی بلنکن دوحہ پہنچ گئے ہیں جہاں وہ کلیدی مصالحت کاروں کے ساتھ گفتگو کریں گے، یہ صورت حال حماس کے ذریعہ امریکہ کی جنگ بندی کی قرار داد کے حمایت کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ حماس غزہ میں جنگ بندی کے لیے راضی ہو گیا ہے۔

@Kausar Aziz

یوپی کی ریتا اپنے 750 مربع فٹ کے مکان کو منہدم ہوتے ہوئے بڑی بے بسی کے ساتھ دیکھ رہی ہے، ان کے خاندان کے 8 لوگ کرائے کے مکان کی تلاش کے لیے مجبور ہو گئے ہیں۔

@Aaj Tak

چندر بابو نائیڈو کی حلف برداری کی تقریب میں کیوں نہیں پہنچے نتیش کمار بڑی سیاسی ہلچل۔

@Oxfam

@Oxfam غزہ میں بہت بھیانک تشدد جاری ہے۔ اب کیونکہ برطانیہ میں عام انتخابات کی آمد آمد ہے۔ صرف اس لیے ہمارے سیاستداں اس تشدد کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کو باہر کر دیا جائے گا کیونکہ ووٹر پوری صورت حال کو اپنی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور ان سے امید کرتی ہے کہ وہ عملی قدم اٹھائیں گے۔ غزہ کسی کا انتظار نہیں کر سکتا ہے۔

@Daily Mail Online

امریکہ میں باحجاب خاتون کو مارنے والے کی تلاش بہت زور و شور سے کی جا رہی ہے۔ اس قاتل نے گھر میں گھس کر ایک عورت کے کہنے پر باپ بیٹے کو مار ڈالا تھا اور اس واردات کو انجام دے کر امریکہ بھاگ گیا تھا۔

@Fox News

@Fox News ٹیکساس کا ایک خاندان شام کی بھیانک جیلوں میں اپنے باپ کی موت کے بعد انصاف کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ان کو اذیتیں پہنچا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔

@The Lallan Top

جن صوبوں کی راجیہ سبھا سیٹیں خالی ہوئی ہیں ان میں آسام، بہار، مہاراشٹر کی دو دو سیٹیں ہیں جبکہ ہریانہ، مدھیہ پردیش، راجستھان اور تری پورہ کی ایک ایک سیٹیں ہیں۔

@Kashmir Life

@Kashmir Life جموں وکشمیر:۔ ایک دہشت گرد اور ایک سی آر پی ایف کے جوان کی کٹھوا میں موت، 6 افراد ڈوڈہ کے انکاؤنٹر میں زخمی ہو گئے ہیں۔

@Farame 24 English

فرانس کے صدر ایمانویل میکرون نے دو گھنٹے کی ایک پریس کانفرنس کی اور اپنی پارٹی کی حکمت عملی پر روشنی ڈالی۔

@Dr. S.Y. Quraishi

زبردست ہے، رفیع صاحب کا گھر میوزیم ہے
مجھے اس بارے میں بالکل پتہ نہیں تھا

@Hurryet Daily News

ناٹو ہنگری اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ ارمان یوکرین کو زیادہ حمایت دینے کے فیصلوں کی مخالفت نہیں کریں گے۔

@The Times and The Sunday Times

بنٹکر بائیڈن کے خلاف جج میری لین نوریکیا کے فیصلہ کے بعد 25 سال کی قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جبکہ ماہرین کی رائے ہے کہ ان کو اتنی بڑی سزا ملنے کا امکان بالکل بھی نہیں ہے۔

@Pal Media

@Pal Media اسرائیل کا فوجی ایلسر ان مندراہی نے خودکشی کر لی ہے یہ وہ فوجی تھا جس نے یحییٰ سنور کی کرسی پر بیٹھ کر اپنی شان دکھائی تھی، اس طرح یہ اس کی خالی شہرت کا ہتھکنڈے تھا۔

@Sidhant Sibal

کویت میں ہندوستانی سفیر کا بیان:۔ ہندوستانی سفیر آدرش سویکہ نے اس اسپتال کو دورہ کیا ہے جہاں زخمی ہونے والے ہندوستانی مزدور زیر علاج ہیں۔ سفیر کبیر نے ہندوستانی ورکروں کو مکمل مدد کرنے کا یقین دلایا ہے۔

کویت میں ایک عمارت میں بڑی آتش زدگی میں بہت سے ہندوستانی مزدوروں کی موت ہو گئی ہے۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں
ایکسپوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں